22705 - اگر كوئى شخص بيدار ہو اور لباس پر نمى محسوس كرے ليكن اسے يہ علم نہ ہو كہ يہ كيا ہے

سوال

جب ميں نيند سے بيدار ہوؤں اور مجھے يقين نہ ہو كہ مجھ پر غسل واجب ہے يا نہيں تو مجھے كيا كرنا ہو گا ؟
يعنى مجھے يہ يقين نہيں كہ نيند ميں كسى بھى سبب سے منى خارج ہوئى ہے (غير مرئى علامات وغيرہ) برائے مہربانى اس سلسلے ميں مجھے كوئى نصيحت كريں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر انسان نيند سے بيدار ہو اور نيند ميں اس نے احتلام ديكھا، ليكن لباس ميں كوئى نمى كے نشانات نہ ہوں تو علماء كرام كا اجماع ہے كہ اس پر غسل واجب نہيں، كيونكہ جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ايك عورت نے دريافت كرتے ہوئے كہا تھا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم اللہ تعالى حق بيان كرنے سے نہيں شرماتا، كيا اگر عورت كو احتلام ہو تواس پر غسل واجب ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جى ہاں، جب وہ پانى ديكھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (282) صحيح مسلم حديث نمبر (313).

يہ اس بات كى دليل ہے كہ اگر پانى نہ ديكھے تو غسل واجب نہيں ہو گا.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (1 / 269).

لیکن اگر لباس میں نمی موجود ہو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

اسے یقین ہو کہ یہ منی ہے، اس حالت میں بالاجماع غسل واجب ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 269).

دوسری حالت:

یہ یقین ہو کہ وہ منی نہیں، تو اس صورت میں غسل واجب نہیں ہوگا لیکن جہاں وہ نمی ہے اسے دھویا جائیگا، کیونکہ اس کا حکم پیشاب کا حکم ہو گا.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 280).

تیسری حالت:

اس میں تردد اور شك ہو کہ آیا یہ منی ہے یا نہیں ؟

اس صورت میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی المجموع میں کہتے ہیں کہ:

اسے مذی اور منی دونوں کا اکٹھا حکم دیا جائیگا، چنانچہ وہ جنابت ختم کرنے کے لیے غسل کرےگا، کیونکہ منی ہونے کا احتمال ہے، اور اپنے لباس کو نجاست سے پاك کرےگا کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ مذی ہو، کیونکہ اس کے بغیر وہ بری الذمہ نہیں ہو سکتا.

دیکھیں: المجموع للنووی (2 / 146).

امام احمد کا مسلك جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اختیار کیا ہے کہ: اگر سونے سے قبل شہوت کی سوچ اور فکر یا پھر بیوی سے بوس و کنار ہوا ہو تو یہ نمی مذی شمار ہوگی، کیونکہ غالبا اس کے سبب سے آنے والا مادہ مذی ہی ہوتا ہے، اور اصل یہی ہے کہ اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں، چنانچہ پانی کے ساتھ مذی سے لباس

پاك كيا جائيگا، اور اس پر غسل واجب نہيں.

ليكن اگر نيند سے قبل شہوت كى سوچ و فكر، اور بيوى سے بوس و كنار نہ ہوا ہو تو يہ نمى منى شمار ہوگى.

كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا گيا كہ:

اگر كوئى شخص اپنے لباس ميں نمى پائے اور اسے احتلام ہونا ياد نہ ہو تو وہ كيا كرے ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: وہ غسل كرے.

اور اس شخص كے متعلق دريافت كيا گيا جو شخص خواب تو ديكھے ليكن لباس پر نمى نہ پائے تو اس كے متعلق رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

اس پر غسل نہيں ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (236) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود حديث نمبر (216) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

خطابى رحمہ اللہ تعالى " معالم السنن " ميں كہتے ہيں:

" اس حديث سے ظاہر يہ ہوتا ہے كہ: لباس ميں نمى ديكھنا غسل واجب كرتا ہے، چاہے اسے منى كا يقين نہ بھى ہو، يہ قول تابعين جن ميں عطاء، الشعبى اور نخعى شامل ہيں سے قول مروى ہے. اھـ

اور اس ليے بھى كہ يہ پانى كسى سبب سے ہى خارج ہوا ہے، ليكن احتلام كے علاوہ كوئى اور سبب ظاہر نہيں، اور احتلام كى بنا پر خارج ہونے والا پانى غالبا منى ہى ہوتا ہے، چنانچہ اس مجھول كو عام و غالب سے ملحق كر ديا گيا.

ديكھيں: المغنى (1 / 270) شرح العمدۃ (1 / 353).

اور يہ دونوں قول ہى قوى ہيں، اس ليے اگر دوسرا قول ليتا ہے تو ان شاء اللہ كافى ہو گا، اور اگر اپنى نماز كے صحيح ہونے ميں احتياط كرتے ہوئے پہلے قول پر عمل كرے تو يہ افضل اور بہتر ہے.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ ہميں دين كى سمجھ عطا فرمائے, واللہ تعالى اعلم.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .